كشفُ الغُمّة في عقائد اهل السُّنّة

عقائدِ اہلسنّت

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

تنظیم نوجوانانِ اہلسنّت
جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھاٹی گیٹ ، لاہور ، پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر(۲۸)

بیاد : امام الائمہ، سراج الامہ، کاشف الغمہ، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و اعلیحضرت، امام اہلسنت، مولانا الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرنگرانی	--------	حافظ محمد شاہد اقبال
نام کتاب	--------	عقائد اہل سنت
تصنیف	--------	شیخ التفسیر، علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپور
سن طباعت	--------	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۸ھ، اکتوبر ۱۹۹۷ء
تعداد	--------	ایک ہزار (۱۰۰۰)
صفحات	Butt.	۴۸

نوٹ: شائقین مطالعہ ۸ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرکے طلب کرسکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

تنظیم نوجوانان اہلسنت

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بازار حکیماں، بھاٹی گیٹ، لاہور، پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد! آخرت میں نجات صرف اور صرف عقائد صحیحہ سے ہوگی، اعمال صالحہ نہ بھی ہوں تب بھی عقائد صحیحہ کی وجہ سے نجات ممکن ہے، اگر عقیدہ میں گڑ بڑ ہوگی تو اعمال صالحہ پہاڑوں برابر ہوں، تب بھی کام نہ آئیں گے۔ اس کی تحقیق و تفصیل فقیر نے کتاب "نجات کا مدار عقائد صحیحہ پر" میں کر دی ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث شریف پر اکتفا کرتا ہوں۔

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم جنگ حُنین میں تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کلمہ گو کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے اور جب جنگ شروع ہوئی، تو وہ شخص کافروں سے خوب لڑا اور خوب جوہر دکھائے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے، وہ تو اسلام کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑ رہا ہے حتیٰ کہ وہ زخموں سے چور ہوچکا ہے۔ یہ سن کر فرمایا، ہاں! خبردار! بے شک وہ دوزخی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر قریب تھا کہ کچھ لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہو جاتے، اسی اثنا میں شخص مذکور کو جب زخموں کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس نے خودکشی کر لی اور حرام موت مرگیا (خودکشی اگر کسی کلمہ گو مسلمان نے بدبختی سے کی، تو وہ کافر نہیں فاسق و فاجر ہے، اگر وہ خودکشی کی وجہ سے جہنم میں جائے بھی، تب

جانب کمالات ولایت حضرت مولا علی مشکل کشا کو' تو جملہ اولیاء مابعد نے مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے گھر سے یہ نعمت پائی ہے اور سب انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

۴- طریقت منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل اور صوفی کہہ دیتے ہیں کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے' یہ سراسر گمراہی ہے' اس طرح خود کو شریعت سے آزاد سمجھنا کھلا ہوا کفر و الحاد ہے۔

۵- کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو' احکام شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا' بعض سر پھرے جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے' راستہ کی حاجت ان کو ہو جو مقصود تک نہ پہنچے' ہم تو پہنچ گئے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ بے شک وہ پہنچے مگر کہاں؟ جہنم میں! البتہ! اگر مجذوبیت کی وجہ عقل زائل ہوگئی ہو تو اور بات ہے' مگر پھر بھی مجذوب شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

۶- اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی طاقت دی ہے' اس میں جو "اصحاب خدمت" ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔ وہ سیاہ و سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حضرات نبی کریم ﷺ کے سچے نائب ہوتے ہیں' ان کو سارے اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت ہی میں ملتے ہیں' اس لیے علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں' ان میں بہت سے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اور تمام لوح محفوظ پر مطلع ہوتے ہیں۔

۷- کرامت اولیاء حق ہے۔ اس کا منکر گمراہ ہے۔

مردے زندہ کرنا' مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا' مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا' غرض تمام خوارق عادات اولیاء سے ممکن ہیں۔ سوائے معجزات کے' جن کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔

۸- اولیاء اللہ سے مدد مانگنا محبوب ہے' یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں' رہا! اولیاء اللہ کو فاعل حقیقی اور فاعل مستقل جاننا' یہ غلط ہے۔ مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتا۔

۹- اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری باعث برکت و ثواب ہے۔

۱۰- اولیاء کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان میں سوچنے' سمجھنے' سننے اور دیکھنے کی صلاحیت پہلے سے بہت زیادہ قوی ہو جاتی ہے۔

۱۱- اولیاء کرام کو دور و نزدیک سے پکارنا صلحاء کا طریقہ ہے۔

۱۲- انہیں ایصال ثواب کرنا نہایت مستحسن اور باعث حسنات و برکات ہے' جسے ادب سے ہم نذر و نیاز کہتے ہیں۔ خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم البرکت ہے۔

۱۳- عرس اولیاء کرام یعنی قرآن خوانی و نعت خوانی وعظ اور فاتحہ خوانی نہایت عمدہ چیزیں ہیں' البتہ! منہیات شرعیہ ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزارات مقدسہ پر اور زیادہ مذموم۔

۱۴- اولیاء کرام تقدیر تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہاں! تقدیر مبرم مطلق نہ بدلتی ہے' نہ وہ اس کے بدلنے کا اللہ تعالیٰ کو عرض کرتے ہیں۔

عقائد دربارۂ ملائکہ کرام

۱- فرشتے اجسام نوری ہیں' معصوم ہیں اور ہر طرح کے گناہ سے پاک ہیں' رب تعالیٰ نے مختلف خدمتیں ان کے سپرد کی ہیں' جو شکل چاہیں اختیار کر لیں۔ کبھی وہ انسان کی شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

۲- کسی فرشتے کے حق میں ادنیٰ سی گستاخی بھی کفر ہے' جاہل لوگ کسی دشمن کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ عزرائیل یا موت کا فرشتہ آگیا' یہ قریب کفر ہے۔

۳- فرشتوں کے وجود کا سرے سے انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں' ایسا کہنا کفر ہے۔

۴- فرشتے اللہ کے ایمان دار مکرم بندے ہیں' اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے اور جو اس کا حکم ہوتا ہے' وہی کرتے ہیں' ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں' ان کے جسم نورانی ہیں اور وہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں' ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہتے ہیں۔

۵- وہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعض جنت پر' بعض دوزخ پر' بعض آدمیوں کے عمل لکھنے پر' بعض روزی پہنچانے پر' بعض پانی برسانے پر' بعض ماں کے پیٹ میں بچہ کی